مراسلہ: نقطۂ نظر

سفیرِ ختمِ نبوت مولانا منظور چنیوٹیؒ کے دعوت مباہلہ کے جواب میں قادیانی جماعت کے ترجمان رشید چودھری کا بیان اور مراسلہ لندن کے اخبارات میں شائع ہوئے۔ مذکورہ بیان اور مراسلہ کو جواب ہرگز نہیں کہا جاسکتا۔ اس لئے کہ مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ نے ۱۵ر ستمبر ۲۰۰۳ء کو لندن پہنچ کر قادیانیوں کے پانچویں نئے سربراہ مرزا مسرور کو مباہلہ کے لئے بلایا تھا اور ۳۰ر ستمبر ۲۰۰۳ء کو مرزا مسرور کی مباہلہ سے شکست کا اعلان کر دیا جائے گا۔ چنانچہ ۳۰ر ستمبر کی تاریخ گذر گئی اور مرزا مسرور کی طرف سے مباہلہ کی دعوت قبول کرنے یا نہ کرنے کا کوئی جواب نہیں آیا۔ پھر لندن میں ایک تقریب فتح مباہلہ'' کے نام سے منعقد بھی ہوگئی جس میں مولانا منظور احمد چنیوٹی نے مباہلہ کے موضوع پر تفصیلی بیان کیا اور مرزا مسرور کی مباہلہ سے شکست کا اعلان کیا۔ ۳۰ر ستمبر اور ۲ر اکتوبر کے اخبارات میں رشید چودھری نے بجائے یہ کہ مباہلہ قبول کرنے یا نہ کرنے بیان دینے کے ایسی بے معنی اور لا حاصل تحریر لکھی اور مولانا چنیوٹیؒ کی جانب ایسی باتیں منسوب کی جو اُنہوں نے نہیں کہی بلکہ بعض اخبارات نے خود غلطی سے لکھدی جس کے بارے میں مولانا چنیوٹیؒ نے سینکڑوں مرتبہ پمفلٹ اور اخباری بیان کی شکل میں وضاحت کردی تھی۔ حیرت تو یہ کہ ایک سیدھا سادھا مسئلہ تھا کہ مولانا چنیوٹیؒ نے مرزا مسرور کو مباہلہ کی دعوت دی اور مطالبہ کیا کہ تاریخ وقت اور مقام خود مقرر کرے اور مباہلہ بھی قرآنی اور مسنون طریقہ پر، اس طریق پر جو مرزا غلام احمد قادیانی نے امرتسر کے میدان میں مولانا عبدالحق غزنویؒ کے ساتھ آمنے سامنے مباہلہ کیا تھا۔ پھر کیا بات تھی کہ اس سیدھے سادھے مسئلہ کو پیچیدہ بنا دیا گیا اور یہ لکھ دیا گیا کہ مباہلہ کے لئیے ایک جگہ اکٹھا ہونا ضروری نہیں۔ مرزا مسرور جیسے کہ وہ کہتا ہے وہ خدا کا مقرر کردہ خلیفہ ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی دُعاؤں کو سنتا ہے۔ ان کو ذلیل نہیں کرتا تو پھر اسے مولانا چنیوٹیؒ کی دعوت مباہلہ قبول کرنے سے کونسی چیز مانع ہے۔ کس چیز کا خوف وڈر ہے؟ یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہا جاسکتا ہے کہ مرزا طاہر نے ۱۹۸۸ء میں علمائے کرام کو مباہلہ کے لئے بلایا تھا۔ یہ تو ایک ڈھونگ تھا جو قادیانی جماعت میں پھیلتی ہوئی مایوسی کو دور کرنے کے لئے ڈرامہ رچایا گیا۔ علمائے کرام نے مرزا طاہر کے چیلنج مباہلہ کو قبول کرتے ہوئے مطالبہ کیا تھا کہ میدان مباہلہ میں آؤ لیکن مرزا طاہر بھی مباہلہ سے فرار ہو گیا تھا۔ مرزا مسرور کو چاہئے تھا کہ مولانا منظور چنیوٹیؒ کے دعوت مباہلہ کو قبول کر کے میدان میں اُترتا لیکن اس نے فرار ہونے میں عافیت سمجھی۔ جہاں تک قادیانیوں کی تعداد کے بارے میں ہر سال لاکھوں لوگ اس میں شامل ہو رہے ہیں اس سلسلے میں اتنا کہنا کافی ہوگا کہ مرزا طاہر کے آخری دور میں تقریباً ۱۷ سے ۲۰ کروڑ قادیانی بنانے کا دعویٰ کیا گیا تھا۔ اب رشید چودھری کے مطابق یہ تعداد کم ہو کر کروڑوں سے دوبارہ لاکھوں میں پہنچ گئی۔ اسی سے قادیانی تعداد کی حقیقت کھل کر سامنے آجاتی۔ اگر رشید چودھری قادیانیوں کی دنیا میں صحیح تعداد کا ثبوت کسی غیر جانبدار انٹرنیشنل ایجنسی کے ذریعہ فراہم کردیں تو قادیانی تعداد کی حقیقت کا پول بھی دنیا پر واضح ہو جائے گا۔

عبدالرحمٰن باوا

عالمی مبلغ ختم نبوت (از لندن)